© rasailojaraid.com

درس قرآن

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
(البقرۃ: ۱۴۳)

اس طرح ہم نے تمہیں ایک اُمّت وسط بنایا ہے تاکہ تم دُنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

اس آیت کریمہ میں اُمّت محمدیہ کے منصب و مقام کا تعین کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس دنیا میں اس کے فرائض کیا ہیں۔ پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ امت محمدیہ ایک معتدل اُمّت ہے، افراط و تفریط سے پاک ہے اس کے عقیدہ و عمل میں ایک توازن ہے صحیح نظامِ زندگی کی حامل امت یہی ہے۔ دوسری اہم بات یہ بتائی گئی ہے کہ اسے تمام لوگوں پر گواہ بنایا گیا ہے۔ اسے اپنے قول و عمل سے اسلام کی گواہی دینی ہے اور یہ گواہی اسی طرح کی ہوگی جس طرح کہ رسول اپنی پوری زندگی میں حق بات کی گواہی دیتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اس منصبی ذمہ داری کا اس قدر احساس تھا کہ ایک بار جب اسی مفہوم کی سورہ نساء کی ایک آیت کی تلاوت کی گئی تو آپکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اُمّتِ محمدیہ کا فرض یہ ہے کہ پچھلے ادوار میں انبیاء کرام جو کام کرتے رہے وہی کام اب اسے کرنا ہے۔ پوری دنیا میں اللہ کے دین کی حجت تمام کرنی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کیلئے اسے ہر میدان میں آگے بڑھنا ہوگا اور پہلے خود اسلام کا عملی نمونہ بن کر یہ دکھانا ہوگا کہ کس طرح اللہ کے دین پر عمل کیا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com